بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث
صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ناشر: نعیمی کتب خانہ گجرات
مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات۔ پاکستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ و سنہ ۱۹۷۶ء

جلد پنجم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

نام کتاب	العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ (جلد پنجم)
مصنف	صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی
ناشر	نعیمی کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات
تعداد	گیارہ سو

تقسیم کار

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔فون:۔7221953

فیکس:۔7238010

يَكْفُرُ لِأَنَّهُ تَخْفِيفٌ وَتَخْفِيفُ الْأَنْبِيَاءِ كُفْرٌ۔ ترجمہ: جس شخص نے علیہ السلام کی بجائے ام یا عم لکھا وہ کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ایسا لکھنا گستاخی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ادب واحترام صلوٰۃ وسلام کو بلا اور معمولی سمجھنا کفر ہے۔ اور شرح مسلم جلد اول کا مقدمہ صفحہ نمبر ۱۸ پر ہے۔ يُسْتَحَبُّ لِكَاتِبِ الْحَدِيثِ إِذَا مَرَّ بِذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَكْتُبَ عَزَّوَجَلَّ أَوْ تَعَالٰى أَوْ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى أَوْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَوْ تَبَارَكَ اسْمُهُ أَوْ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ يَكْتُبُ عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَمَالِهِمَا لَا رَمْزًا إِلَيْهِمَا وَلَا مُقْتَصِرًا عَلٰى أَحَدِهِمَا۔ ترجمہ: مستحب ہے یہ عمل کہ جب کوئی بات لکھنی ہو اور اللہ تعالیٰ کا نام لکھنے لگے یا عمل کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے نام مقدس کے ساتھ عزوجل لکھے یا تعالیٰ لکھے یا سُبْحَانَهٗ تَعَالٰی یا تبارک وتعالیٰ یا جل ذکرہ یا تبارک اسمہ یا جلت عظمتہ یا ان سے مشابہ تعظیمی الفظ لکھے اور ایسے ہی آقاء کائنات حضور اقدس ﷺ کے نام مقدس لکھنے کے وقت نام کے بعد لکھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دونوں کے کلمات پورے مکمل لکھے یعنی درود شریف کے الفاظ بھی مکمل اور سلام پاک کے حروف بھی مکمل لکھے خبردار ہرگز صلوٰۃ وسلام کے الفاظ و حروف بذریعہ رمز واشارے سے لکھے نہ صلوٰۃ پر اختصار اور کمی کرے۔ رمز سے مراد یہی وہابیانہ اشارے ہیں۔ اور اقتصار سے مراد یہ ہے کہ بغیر سلام والا درود شریف نہ لکھے یہ تینوں کام گناہ کبیرہ ہیں۔ نمبر ۱: یعنی اللہ تعالیٰ کا نام اقدس بغیر تعظیمی الفاظ لکھنا یا بولنا اور نمبر ۲: درود شریف کو وہابی بناوٹ والے رموز واشارات سے لکھنا یا صرف نام مقدس لکھنا اور بولنا بغیر صلوٰۃ وسلام یا نمبر ۳: صلاۃ بغیر سلام لکھنا یا بولنا۔ نیز یہاں طحطاوی اور نووی کی عبارات سے دو باتیں مزید واضح ہوئیں۔ پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کے اسماء پاک کے ساتھ تعظیمی الفاظ دعائیہ وانشائیہ نہیں بلکہ خبریہ ہیں یہی معنیٰ ہے علیہ السلام کہنے کے علیہ السلام کا ترجمہ ہے کہ انبیاء کرام پر ازل سے ابد تک سلامتی ہے اس معنیٰ کی وجہ سے کسی دیگر انسان کو علیہ السلام کہنا ناجائز اور گناہ ہے۔ نہ اہلبیت کو نہ آل کو نہ اصحاب کو لکھنا بھی شرعاً منع ہے بولنا بھی کیونکہ جھوٹ ہے تفضیلی وتبرائی رافضی شیعہ مولیٰ علی وغیرہ کیلئے بولتے ہیں جو انکی کا ذبانہ حماقت اور قرآن وحدیث کی خلاف ورزی ہے۔ دوسری بات یہ کہ تمام متقدمین ومتاخرین فقہاء علما مفسرین محدثین کے مسلک وعقیدے میں علیہ السلام کہنا صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے نام کے ساتھ خاص ومخصوص ہے۔ اس لئے طحطاوی شریف نے لکھا کہ مَنْ كَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهَمْزَةِ وَالْمِيْمِ أَوِ الْعَيْنِ الْحَمِيْمِ يَكْفُرُ. لِأَنَّهُ تَخْفِيفٌ وَتَخْفِيفُ الْأَنْبِيَاءِ كُفْرٌ۔ یعنی جس نے علیہ السلام کی بجائے ام یا عم لکھا وہ اس لئے کفر ہے کہ اس شخص نے انبیاء علیہم السلام کی گستاخی کی اور گستاخی انبیاء کرام علیہم السلام کفر ہے۔ مقصد یہ کہ ام یا عم لکھنے سے صرف انبیاء علیہم السلام کی تخفیف ہوتی ہے نہ کہ کسی اور کی۔ ثابت ہوا کسی دوسرے کے لئے علیہ السلام لکھنا جائز ہی نہیں۔ یہ الفاظ تحیہ مخصوص ہیں انبیاء علیہم السلام سے واللہ ورسولہ اعلم۔

العطایا الاحمدیہ
فی
فتاوٰی نعیمیہ
صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ و سنہ ۱۹۷۶ء

جلد چہارم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: ۷۲۲۵۰۸۵ - ۷۲۲۱۹۵۳

نام کتاب ———— العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ

جلد ———— چہارم

نام مصنف ———— صاحبزادہ اقتدار احمد خان قادری اشرفی

اشاعت ———— نومبر ۱۹۹۹ء

تعداد ———— ۱۱۰۰

کتابت ———— سیف اللہ شاہد کاتب حضرت کیلیانوالہ

ہدیہ ————

ناشر ———— نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن لاہور

ملنے کا پتہ

نعیمی کتب خانہ احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

تصنیفات صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

خلف الرشید حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قادری

بدایونی علیہ الرحمۃ

حرمت سیاہ خضاب	جواز سیاہ خضاب میں شفیع اوکاڑوی صاحب کی کتاب کا رد
درود تاج پر اعتراضات و جوابات	درود تاج پر نجدیوں کے اعتراضات کا مُسکت جواب
راہ جنت بجواب راہ سنت	سرفراز خان گکھڑوی کی کتاب راہ سنت کا منہ توڑ جواب
از بلا	رد عیسائیت میں لاجواب کتاب (بطرز ناول)
المصادر العربیہ	عربی چار ہزار مصادر کا خزانہ مع مشتقات و نحوی اصولوں کی وضاحت
تنقیدات علی مکتوبات	

روزنامہ جنگ ۲۴ جولائی۔ اقبال ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۰ء تک ہندو مسلم اتحاد ہی کے لیے کوشاں رہے۔ خطبہ الہ آباد کے بعد اقبال نے مسلم مملکت کا ذکر کیا جب کہ اعلیحضرت بریلوی نے کئی سال پہلے ہندوؤں سے علیحدہ مسلم سلطنت کا زور دیا۔ اور کتب و مضمون شائع کیں۔ دبحوالہ ماہنامہ نظر و فکر اسلام آباد) ۱۹۷۱ء ۵ جولائی تا ۱۱ جولائی یا بقول ہفت روزہ "چیلنج" اخبار ۱۵ مارچ ۱۹۸۴ ص ۱۲ کہ سب سے پہلے اسلامی سلطنت پاکستان کا نام چوہدری رحمت علی نے پیش کیا نہ کہ اقبال نے ہر حال یہاں اس اعادہ کی ضرورت نہیں نہ یہاں اس تذکرہ کی ضرورت ہے۔ کہ اقبال کا کردار و اقوال۔ شریعت کے خلاف ہے۔ یا اس پر فتوے لگتے رہے اس لیے کہ میری نظر سے کوئی ایسا شرعی فتویٰ نہیں گزرا جو اقبال کے خلاف ہو۔ ہاں البتہ یہ حقیقت ہے کہ اقبال کے بہت سے اشعار شرعًا قابلِ گرفت ہیں۔ مثلاً ایک شعر میں اقبال صاحب فرماتے ہیں ؎

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم بخیلی ہے یہ رزّاقی نہیں ہے

اس میں رب تعالیٰ کی گستاخی صاف ظاہر ہے۔ دوسرے نعتیہ شعر میں کہتے ہیں۔ ؎

خاکِ یثرب از دو عالم خوشتر است - اور جیسے خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا لفظِ یثرب مدینہ پاک کے لیے استعمال کرنا شرعًا گناہ ہے ایک جگہ لکھتے ہیں ؎

ایک جلوہ تھا کلیم طور سینا کے لیے تو تجلی ہے سراسر چشم بینا کے لیے

اس شعر میں کوہ ہمالیہ کا درجہ کوہ طور سے زیادہ بتایا گیا۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ع

طلب ہو خضر کو جس کی وہ جام ہے تیرا

اس مصرع میں حضرت خضر اللہ کے نبی کی توہین کی گئی ہے۔ خواجہ نظام الدین کا درجہ ان سے بڑا ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک اور جگہ کہتے ہیں۔

آتی ہے ندی فرازِ کوہ سے گاتی ہوئی کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی

اس شعر میں دریائے گنگا کی اس طرح ثنا خوانی کی گئی ہے۔ کہ وہ دریائیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ حوضِ کوثر اور تسنیم کو ذلیل اور شرمندہ کیا گیا۔ دریائے گنگا ہندوؤں

کا معبود اور متبرک دریا ہے۔ اس شعر سے ہندو پرستی ظاہر ہوتی ہے۔ ایک شعر میں خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی منقبت میں فرماتے ہیں ؎

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

اس میں اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی گستاخی کی گئی۔ حضرت مسیح اور خضر علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے اولو العزم رسول ہیں۔ کس جگہ لکھا ہے۔ ع

مری چشم گریاں کی تجھ کو قسم ہے!

اس شعر میں چشم گریاں کی قسم کھا کر شریعت کے بہت بڑے قانون کی مخالفت کی گئی ہے کیونکہ غیر اللہ کی قسم بولنا گناہ عظیم اور شرک کے مترادف ہے۔ اسی طرح لکھتے ہیں ؎

قسم ہے اس کے دل درد مند کی آقا تری تمنا کے لیے حق نے دی زبان مجھ کو

یہاں بھی غیر خدا کی قسم ہے۔ ایک اور جگہ رقم طراز ہیں۔

تو ذرا میری نظر کی جلوہ آشامی تو دیکھ طور شرما جائے ایسا حوصلہ رکھتا ہوں میں

اس شعر میں طور جیسے مقدس مقام جس کے تقدس کا ذکر قرآن مجید میں ہے اس کو اپنے مقابلے میں گھٹیا ذلیل اور شرمندہ سمجھ رہے ہیں۔ کیونکہ شرمندگی دلانا ذلیل کرنے کے ہم معنی ہے۔ یہ وہ خلاف شرع اور خلاف اسلام اشعار ہیں۔ جن پر ضرور علماء اسلام نے گرفت کی ہو گی۔ اور یہ گرفت ان کا فرض منصبی ہے۔ ایک ٹریفک سپاہی آپ کے بے اصولی ٹریفک پر آپ کو ضرور سرزنش بلکہ آپ کا چالان تک کر سکتا ہے۔ تو علماء حق جو دینی ٹریفک کے باعظمت سپاہی ہیں وہ خلاف شریعت بستے اور چلنے والے انسان کو ضرور آگاہ کرنے کے مجاز ہیں۔ ایک اقبال کیا کروڑوں اقبال شریعت کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے ہیں جب پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں کہ میرے شہر کو یثرب (بیماریوں کا مقام) نہ کہو (بحوالہ مرقات شرح مشکوٰۃ شریف ششم ص ۱۴۳ اور تفسیر معانی پ ۲۱ سورۃ احزاب ص اور دلائل حدیث پاک سے) لیکن اقبال بلا وجہ بغیر ضرورت شعری لفظ طیبہ ہم وزن کو چھوڑ کر یثرب ہر جگہ استعمال کرتے ہیں۔ تو اس کی ضد ہی سے تعبیر کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے تو اقبال کی نعت نویسی

جنتِ مُلاّ مئے و حور و غلام　　جنت آزادگاں سیر دوام
جنت مُلاّ خور و خواب و سرور　　جنتِ عاشق تماشاءِ وجود
حشرِ مُلاّ شقِ قبر و بانگِ صور　　عشق شور انگیز خود صبح نشور

ترجمہ ؛ مولوی کی جنت شراب طہور و حور غلمان ہیں لیکن آزادوں کی جنت یہ نہیں ہے بلکہ دائمی سیر، مولوی کی جنت ۔جنتی کھانا، سونا ۔ اور سرور ہے ۔ عاشق کی جنت وجود کا تماشا ۔مولوی کا یوم حشر قبروں کا شق ہونا ۔ اور صور اسرافیل کی آواز لیکن عشق کا حشر یہ نہیں اقبال نے یہاں ان عقائد اور حقائق کا انکار کر دیا ۔جن کا ذکر صاف صاف قرآن مجید میں ہے ۔کتنی آسان اور نرم بات ہے کہ مولوی کا نام لیتے جاؤ اور پورے اسلام قرآن کعبے ۔نماز ۔ روزے ۔حشر نشر کا انکار کرتے چلے جاؤ اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان ہی رہو ۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی ۔ اقبال تو نبوت کی شان کے بھی منکر ہیں ۔چنانچہ ضرب کلیم ص ۵۶ پر لکھتے ہیں ؎

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش　　جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مراد ہیں ۔اور ان کی نبوت کو بے قوت یعنی کمزور لاغر بے رونق ۔منحوس نقصان دہ اور برگ حشیش افیم کے پتے کے کفریہ الفاظ کہے گئے ہیں اسی طرح کتاب روح اسلام ص ۱۳۸ پر اقبال کے ایک مضمون میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو بزدل اور عورت کہا ۔اور جرمنی شاعر نتشے کافر کی عبارت اپنی تائید میں اس طرح لکھا ہے اور اس کفریہ عبارت کو تلخ حقیقت کا لقب دیتا ہے ۔ بحوالہ نتشے کافر کی عبارت جو اٹے فل وزدم ص ۱۹۷ پر ہے یہ ضروری نہیں کہ ایک انسانِ اعظم مرد بھی ہو سکتا ہے ۔ وہ صرف ایک عورت ہو مثلاً یسوع مسیح ، یہ ہیں اقبال کے خیالات و عقائد اور یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اسکی بیہودہ خودی جہاں اس کو نظر نہیں آتی بس اسی کا منکر ہے چنانچہ لکھتا ہے ۔ بال جبریل ص ۱۷ پر ؎

خبر مردوں سے ہوا بیشہءِ تحقیق تہی　　رہ گئے صوفی و مُلاّ کے غلام اے ساقی

ارمغانِ حجاز ص ۲۶۷ پر ہے ۔

تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ　　کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ

کتاب روح اسلام ص ۱۳۹ پر اقبال کے مضمون میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام

کی باتوں کو مکر اور فسوں کہتے ہوئے یہ مصرعہ درج ہے۔ رائے بے قوت ہمہ مکر و فسوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی اس طرح کی گئی ہے۔ باقیاتِ اقبال ص ۱۶۴ پر ہے۔

طور پر تو نے جو اے دیدۂ موسیٰ دیکھا   وہی کچھ قیس نے دیکھا پسِ محمل ہو کر

شانِ کلیمی کی کتنی عظیم بے ادبی ہے کہ کس کو برابر کھڑا کیا گیا ہے۔ یہ تھا اقبال کے ایک سو بارہ اشعار کا مجموعۂ کلام جس میں اقبال نے سب ایمانیات سے دشمنی کا اظہار کیا ہے۔ یہ اقبال کا ایک رخ تھا۔ اب اقبال کا دوسرا رخ محبت۔ پیار، الفت دوستی تعظیم و تکریم والا ملاحظہ ہو تاکہ معلوم ہو کہ اقبال کو محبت پیار کس سے ہے۔ مندرجہ بالا سطور میں یہ تو پتہ لگ گیا کہ اقبال کو دشمنی کس کس سے ہے۔

باطل کی پانچویں نشانی: اقبال خود اپنی نظر میں۔ اقبال صاحب بانگ دراص ۵ پر ایک پڑوسی کی باتیں اپنی ایک ۲۷ شعری نظم میں لکھتے ہیں۔ اس میں اس پڑوسی کو عالمِ دین اور پیرِ طریقت ظاہر فرماتے ہیں۔ صرف اس لیے تاکہ علماءِ شریعت اور بزرگانِ طریقت کے خلاف مزید خامہ فرسائی کا موقعہ مل سکے۔ حالانکہ بھاٹی گیٹ کے دائیں جانب دکانوں کے اوپر بالا خانوں میں کرائے دار پڑوسی نہ کوئی مولوی تھے۔ نہ پیر بلکہ ایک مسلمان بارلیش معزز پروفیسر تھے۔ عربی کے جیسا کہ کتاب نذر اقبال ص ۱۴۴ پر مصنف محمد حنیف شاہد نے اسی نظم کی شرح کرتے ہوئے فرمایا۔ اس نظم کے ابتدائی چار شعر اس طرح ہیں۔

اک مولوی صاحب کی سناتا ہوں کہانی   تیزی نہیں منظور طبیعت کی بتانی

شہرہ تھا بہت آپ کی صوفی منشی کا   کرتے تھے ادب ان کا اعالی و معالی

اس نظم میں اقبال صاحب اپنی زبان میں مولوی صاحب کا نقشہ کھینچتے ہیں اور مولوی صاحب کی زبان میں اپنا کھینچتے ہیں۔ مولوی صاحب کی حالت کچھ اس طرح ہے اقبال کی نظر میں مولوی صاحب پڑوسی ہیں۔ بہت مشہور۔ لوگ ان کا ادب کرتے تھے۔ شریعت اور تصوف کو ساتھ ساتھ سمجھتے تھے۔ بہت زاہد تھے اور بہت مغرور تھے۔ خود کو بہت بڑا عالم۔ ہمہ دانی یعنی سب کچھ جاننے کا گمان رکھتے تھے